سوال

(789) یتیموں کا ولی کب ان کو مال سپرد کرے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یتیموں کے ولی کو کب ان کا مال ان کے سپرد کرنا جائز ہوگا ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یتیموں کا مال ان کے ولی کے لیے اسی وقت سپرد کرنا جائز ہوگا جب وہ ان سے دانائی کو محسوس کرے اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے مالوں میں حسن تصرف کرنے اور حرام میں خرچ نہ کرتے ہوں۔ ان کو سپرد کرنے کا وقت بلوغت نہیں بلکہ بلوغت کے بعد عقلمندی اور حسن تدبیر کی صفت سے متصف ہونا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ... ٦ ... سورة النساء

"اور یتیموں کو آزماتے رہو، یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان سے کچھ سمجھداری معلوم کرو تو ان کے مال ان کے سپرد کردو۔"

یتیمی کا اطلاق بلوغت کے بعد ختم ہوجاتا ہے۔ اور بلوغت چند چیزوں سے ہوتی ہے جو یہ ہیں: شرمگاہ کے اردگرد سخت بال اگنا، پندرہ سال کو پہنچنا، بیداری اور نیند میں منی خارج ہونا۔ عورت مرد کی طرح ہے مگر اس میں مزید دو چیزوں کا اضافہ ہے اور وہ حیض اور حمل ہے۔

کتاب "المستقنع" (139/2) میں ہے۔

"بلوغت احتلام یا پندرہ سال کو پہنچنے یا شرمگاہ کے اردگرد سخت بال لگنے سے ہوتی ہے، البتہ لڑکی میں حمل اور حیض زیادہ ہے۔ اور حمل اس کے انزال منی پر دلیل ہے۔ اور عورت کے لیے اپنے خاوند سے اس کی زوجیت میں رہتے ہوئے کوئی زمین ومکان وغیرہ خریدنا جائز ہے۔" (سماحۃ الشیخ محمد بن آل ابراہیم آل الشیخ)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 707

محدث فتویٰ